REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۹ تبوک ۱۳۳۸ھ ش ۲۹ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۳۰

# جاپان کے قیامت خیز طوفان میں قریباً ایک ہزار افراد ہلاک

## ستانوے ہزار مکانات منہدم —— ایک شہر کا نام و نشان تک مٹ گیا

## — جاپان کی تاریخ میں اس سے بڑا طوفان پہلے کبھی نہیں آیا —

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ سرکاری اعلان کے مطابق جمعہ اور ہفتہ کو جاپان میں جو قیامت خیز طوفان آیا تھا۔ اس میں مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب تک پہنچ چکی ہے۔ چار ہزار اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔ اور ساڑھے چودہ سو اشخاص گم ہیں۔ اس طوفان کی وجہ سے ستانوے ہزار مکانات منہدم ہوئے ہیں۔ اور دو لاکھ چار ہزار مکانات میں پانی بھر گیا ہے۔

اسی اثناء میں خبر ایجنسیوں نے غیر سرکاری حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے۔ کہ مرنے والوں کی تعداد سرکاری اعلان میں دی گئی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ بعض علاقوں میں طوفان کی رفتار ایک سو بیس میل اور بعض میں ڈیڑھ سو میل سے بھی زیادہ تھی۔ سرکاری حلقوں میں اس طوفان کو جاپان کی تاریخ کا سب سے بڑا طوفان قرار دیا گیا ہے۔ مطھر کہا گیا ہے۔ کہ مرکزی جاپان کا ناگونامی شہر اس طوفان کی وجہ سے بالکل مٹ گیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ طوفان کی شدت سے اس شہر کے نواح میں واقع ایک دریا میں اتنی سخت طغیانی آئی جو سارے شہر کو بہا لے گئی۔ صرف اس شہر میں سینکڑوں اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ ۱۵ ارب ڈالر کی جائداد برباد ہو گئی ہے۔ اگرچہ اس وقت تک بے خانماں لوگوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن خیال یہ ہے کہ سارے جاپان میں کم از کم تین لاکھ اشخاص بے گھر ہو چکے ہیں۔ طوفان کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ اراضی میں ابھی تک پانی کھڑا ہے۔

جاپان بھر میں ڈاک اور تار کا نظام تھما

(باقی صفحہ پر)

### اعلان

۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو مجلس طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام "سیرت نبوی" کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ ہو رہا ہے۔ یہ مقابلہ انعامی ہوگا۔ اس میں ربوہ کے تعلیمی اداروں کو شرکت کی عام دعوت ہے

سمیع اللہ ایم اے اسسٹنٹ سیکرٹری

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق اطلاعات

## آج صبح عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ ہلکی بے چینی ہے۔

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ —

(۱) ربوہ ۲۷ ستمبر بوقت دس بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ دوپہر کے بعد شدید زکام کی تکلیف ہو گئی۔ جو رات تک رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت کچھ ضعف ہے۔ زکام کی تکلیف بدستور ہے۔

(۲) ربوہ ۲۸ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل دوپہر تک حضور کو زکام کی تکلیف رہی۔ بعد دوپہر اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ جو شام تک رہی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ آج صبح عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ ہلکی بے چینی ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹½ بجے صبح، ربوہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۹ء

# جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

# مولانا عبدالمجید سالک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے

## انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور ۲۸ ستمبر۔ مشہور صحافی شاعر ادیب اور مزاح نگار مولانا عبدالمجید سالک عارضہ قلب کی بناء پر کل چار بجے شام انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ مولانا عبدالمجید سالک کو چند ماہ قبل بھی دل کا عارضہ ہوا تھا۔ لیکن چند دن صاحب فراش رہنے کے بعد آپ کی صحت بحال ہو گئی تھی۔ کل چار بجے شام آپ کسی ضروری کام کی غرض سے گھر سے باہر جا رہے تھے۔ لیکن ابھی دروازہ سے باہر بھی نہ نکلے تھے کہ دل کا دورہ شروع ہو گیا۔ انہیں فوراً واپس کمرے میں لایا گیا۔ لیکن اس مرتبہ مرض کا کچھ اس شدت سے حملہ ہوا تھا کہ آپ جانبر نہ ہو سکے اور چند منٹ کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مولانا عبدالمجید سالک ۱۳ دسمبر ۱۸۹۴ء کو ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) کے قصبہ بٹالہ میں پیدا ہوئے اور دسویں جماعت تک وہیں پڑھنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے لاہور آ گئے اور بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پٹھانکوٹ سے ایک ہفتہ وار رسالہ فانوس خیال نکالنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ لاہور تشریف لے آئے اور بچوں کے رسالہ "پھول" خواتین کے ایک

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: مسعود روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

# عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ

اس زمانہ میں احمدیوں نے جو تبلیغ و اشاعت اسلام کا جہاد کیا ہے۔ اس کو چار و ناچار بعض ایسے لوگوں کو بھی ماننا پڑتا ہے جو بخیال خود احمدیت کو صحیح نہیں سمجھتے اور اس کے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ہم "صدق جدید لکھنؤ" کی اشاعت ۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء سے پروفیسر سلیم صاحب چشتی کے ایک لمبے مضمون کا ایک اقتباس کا کچھ حصہ جو "کرنے کا کام" کے زیر عنوان ہے اور جو "اخبار دعوت" دہلی میں شائع ہوا ہے نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا۔

(د) انگلینڈ اور امریکہ میں آئے دن مذہبی مجلسیں منعقد ہوتی رہتی ہیں مگر ان جلسوں میں اسلام کی نمائندگی احمدی حضرات کرتے ہیں۔ مثلاً اگست ۱۹۵۸ء میں امریکہ میں تمام مذاہب کے نمائندوں کی ایک مجلس منعقد ہوئی۔ اس کی رپورٹ لاہوری احمدیوں کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۲ اکتوبر ۵۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ جو ان کے مبلغ خان بہادر غلام ربانی صاحب نے لکھ کر بھیجی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔

"اس لنچ (دوپہر کے کھانے) میں سر محمد ظفر اللہ خاں اور میں اکٹھے بیٹھے تھے۔ جب صدر اجلاس نے یہ کہا کہ اس کانگریس (اجتماع) میں تمام دنیا کے ممالک اور مذاہب کے نمائندے شامل ہیں اور ہماری باری پر جب ہمیں پاکستان اور اسلام کے نام پر مجمع کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے کہا تو ہم دونوں سفید ریش مسلمان ایستادہ ہو گئے"۔

میں آپ سے بادب دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ ان کی نمائندگی پر راضی ہیں؟ کیا آپ کی رائے میں احمدی حضرات اسلام کی نمائندگی کر سکتے ہیں؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے۔ تو پھر آپ ان ملکوں میں اسلام کی نمائندگی کا انتظام کیوں نہیں کرتے؟ میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔

(ر) تبلیغ و اشاعت اسلام سے آپ کی بے اعتنائی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ آج بلاد مغرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں تبلیغ کے میدان پر احمدی حضرات قابض ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے علاوہ ان کے مبلغین ان علاقوں اور الجزیروں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں جن کا نام بھی ہمارے عربی مدارس کے اکثر طلبا نے نہیں سنا ہوگا۔ مثلاً فجی، مارشیس، ٹرینیڈاڈ، ادر سیرالیون نائجیریا وغیرہ کے ہزاروں مسلمان گذشتہ چالیس سال سے انہی حضرات کو مالی امداد دے رہے ہیں۔" (دعوت دہلی)

ہمیں صرف اس بات کی خوشی ہے کہ اب بہت سے دیگر علمائے اسلام کی طرح پروفیسر سلیم چشتی صاحب کو بھی اسلام کی تبلیغ و اشاعت سے بڑی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور اگرچہ وہ احمدیوں کو اسلام کا نمائندہ نہیں سمجھتے مگر وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ دوسری اسلامی جماعتیں بھی کاش احمدیوں کی طرح فعال ہو جائیں اور اشاعت دین کا کام کم از کم احمدیوں کے ذوق شوق کے مطابق ہی کرنے لگیں۔

پروفیسر صاحب نے احمدیوں کے متعلق جو اظہار ناپسندیدگی فرمایا ہے اور بخیال خود انہیں اپنے اسلام کی نمائندگی کے ناقابل خیال کیا ہے۔ ہمیں اس کا ذرا بھی رنج نہیں۔ ہر ایک انسان کو حق ہے کہ وہ اپنی رائے کا کھلم کھلا اظہار کرسکے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اس اظہار سے احمدیوں کی فعالیت کی شان اور بھی بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی مخالف کسی کی خوبی کا اعتراف کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خوبی اور بھی زیادہ درخشاں ہو گئی ہے ورنہ مخالف تو ہمیشہ دوسروں کے عیوب کو ہی اچھالنا پسند کرتا ہے۔ اور بڑی مشکل سے ان کی خوبیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ یہ خوبی کی مزید خوبی ہے کہ جس کا اعتراف مخالف بھی کرنے پر مجبور رہے۔

ہمیں اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے کہ ہماری ناچیز خدمات کو اس طرح سراہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہ اتنا تھوڑا ہے۔ کہ جو تڑپ ہمارے دل میں ہے۔ اس کے مقابلہ میں خود ہمیں بھی اپنا یہ کام ہیچ نظر آتا ہے۔ ہماری دلی خواہش تو یہ ہے کہ تمام دنیا کے علمائے اسلام اپنے اس فریضہ کو کما حقہ پہچاننے لگیں اور اپنی اپنی جگہ اس کی ادائیگی میں لگ جائیں الحاد کی منظم یورش کے مخالف تجدید و احیائے دین کا کام اتنا عظیم کام ہے کہ یہ کام ہماری جیسی چھوٹی سی اور کمزور سی جماعت کی بساط سے باہر ہے۔ تاہم ہم پہاڑوں سے ٹکرانے چلے جاتے ہیں۔ اگر دوسرے علمائے اسلام ہماری وجہ سے بیدار ہو جائیں اور تبلیغ و اشاعت دین کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہو جائیں۔ تو ہم اپنی خدمات اسلام کا یہی سب سے عظیم اجر تصور کریں گے۔ اس لئے ہماری دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بیدار کر دے۔ اور اس کو اپنے فرض کی ادائیگی کا جوش عطا کرے۔ آمین

یہاں ہم اپنی جماعت کی توجہ بھی مبذول کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنا جائزہ لیتے اور دیکھتے کہ آیا وہ اپنی بساط اور اپنی طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا کام کر رہی ہے جو اس کے سپرد ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ کسی کہنے والے نے کہا ہے ؏

عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ

یعنی لوگ تو ہماری داستانیں بیان کرتے ہیں مگر ہم دیکھیں تو ہم دراصل کچھ بھی نہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے خاص طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے۔ اور ہم جو اس کی جماعت کہلاتے ہیں۔ ہم کو گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں ہتھیار کے طور پر کھڑا کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر کاریگر کو بھی اچھے سے اچھے ہتھیار کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایک ماہر بڑھئی کے پاس اچھے ہتھیار نہ ہوں تو خواہ وہ کتنا ہی کاریگر اور اپنے کام میں چابکدست ہو۔ وہ اچھا میز یا اچھی کرسی تیار نہیں کر سکتا۔ یہی حال الٰہی تحریکوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بعض انبیاء علیہم السلام اپنے وقت میں اپنے ساتھیوں کی کمزوری یا عدم موجودگی کی وجہ سے کما حقہ کامیاب نہیں ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو ان کی قوموں پر عذاب نازل کرنا پڑا۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط کے واقعات ہمارے سامنے ہیں۔

اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو کامیاب بنانا اگرچہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت ہے۔ اس کامیابی کا ذریعہ یقیناً ہماری جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ وہ باوجود ہماری بے بضاعتی کے اور ہماری کمزوریوں کے ہم سے بہت بڑا کام لے رہا ہے۔ اور ہم دنیا کے سامنے کم از کم فعالیت کی ایک مثال ضرور قائم کر رہے ہیں۔ لیکن غور کیا جائے۔ تو شاید ہم اتنا کام ابھی نہیں کر رہے جس قدر ہم کر سکتے ہیں۔ اور جس قدر کام کی ہم سے توقع ہونی چاہیئے۔ اس لئے اگر کوئی اہل دل ہمارے کام سے متاثر ہو کر ہمارا ذکر کرتا ہے تو ہماری طرف سے اس کا ردعمل یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اور بھی جوش و خروش کے ساتھ وہ کام سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ جو ہمارے یقین کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں رہنما بھی ایسا عطا فرمایا ہے۔ جس کی نظیر شاید و باید۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سا اولوالعزم رہنما کہیں صدیوں کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ جس کو ایک سچا احمدی علی وجہ البصیرت اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ہر دوست دشمن بھی پہچانتا ہے۔ اس لئے ہمارے فرائض اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے مفوضہ کام میں خدانخواستہ سستی کرتے ہیں۔ تو گویا ہم کفران نعمت کے ہی مرتکب نہیں ہوتے بلکہ اس امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ جو ہمارے سپرد کی گئی ہے۔

---

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی کیلئے صدقہ اور اجتماعی دعا

باندھی ۱۸ ستمبر۔ آج مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کے تیسرے سالانہ اجتماع میں افتتاحی تقریب کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے بطور صدقہ خدام کی طرف سے دو بکرے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ اور پرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار غلام احمد فرخ
مربی سلسلہ احمدیہ۔ باندھی

---

ہر صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے۔

# محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ کے مختصر حالاتِ زندگی

از مکرم شیخ محمد شریف صاحب۔ لاہور

والد محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کے بعد دوستوں نے کثرت سے ان کے حالاتِ زندگی شائع کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ دوستوں کی اس خواہش کے احترام میں چند واقعات درج ذیل کرتا ہوں شیخ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ایسی صحیح عملی زندگی بخشی تھی۔ اگر تمام واقعات قلم بند کئے جائیں۔ تو اخبار کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہو سکیں گے۔

آپ کا آبائی وطن پنڈ دادنخان ضلع جہلم ہے۔ آپ چندر بنسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا ہندو خاندان آپ کے دادا جان کے اسلام قبول کرنے سے مشرف بہ اسلام ہوا۔ اور اس طرح اسلام کی روشنی ملی۔

## پیشہ

آپ کا خاندانی پیشہ حکمت تھا۔ اور آپ کے والد شیخ اللہ دتا صاحب اپنے وقت کے نہایت اعلیٰ درجہ کے مانے ہوئے حکیم تھے۔ ابھی شیخ صاحب کی عمر ۱۸ سال کی ہی ہوگی۔ کہ آپ کے والد محترم شیخ اللہ دتا صاحب انتقال فرما گئے۔ اور کچھ عرصہ بعد آپ کے بڑے بھائی شیخ نبی بخش صاحب بھی جو گورنمنٹ کنٹریکٹر تھے۔ افریقہ میں انتقال فرما گئے۔ اس طرح تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں تمام خاندان کا بوجھ آپ پر آ پڑا۔ لہذا آپ نے ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ چونکہ آپ نہایت محنتی اور جفاکش انسان تھے۔ لہذا تھوڑے ہی عرصہ میں ہیڈ کلرک بنا دیئے گئے لیکن آپ کو جو تنخواہ ملتی تھی وہ اس قابل نہ تھی کہ آپ اپنے والد محترم کی طرح فیاضی سے مہمان نوازی اور غربا کی خدمت اور یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کر سکیں۔ لہذا آپ نے باوجود دوستوں کے منع کرنے کے ملازمت ترک کر دی۔ اور تجارت شروع کر دی۔

## قبولِ احمدیت

آپ چونکہ نوجوانی میں ہی پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ اور خدا تعالےٰ کا خوف رکھتے تھے لہذا اسلام سے رغبت اور دلچسپی رکھتے تھے فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ اس جستجو میں رہتا کہ کس مسجد میں کون امام صاحب قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔

ایک روز ایک دوست جو کہ لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے تھے تشریف لائے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا۔ آپ فرماتے کہ میں اس دوست کو ایک مولوی صاحب کے ہاں لے گیا۔ اور بات چیت شروع ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں مَیں نے مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کر لی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب مجھے معلوم ہوا کہ خلافت تو دراصل قادیان میں ہے۔ تو تحقیق کے بعد جلد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے مشرف ہوا۔

## جماعتی برکات

آپ نے بیعت تو کر لی۔ لیکن کندیاں میں چونکہ آپ اکیلے احمدی تھے۔ لہذا آپ کو احمدیت سے پوری واقفیت نہ تھی۔ آپ فرماتے کہ تجارت کے سلسلہ میں میں جب ۱۹۲۲ء میں کوئٹہ گیا۔ تو وہاں احمدی دوستوں کی تلاش شروع کی۔ آخر معلوم ہوا کہ ایک کچا سا مکان ہے جو کہ مسجد احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ لہذا میں روزانہ مسجد احمدیہ کوئٹہ جانے لگا۔ اور مغرب اور عشا کی نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے لگا۔

نماز سے پہلے اور نماز کے بعد احباب آپس میں کچھ اس قسم کی باتیں کیا کرتے۔ جن سے میں نابلد تھا۔ اور حیران تھا۔ کہ الٰہی کیا ماجرا ہے۔ یہ لوگ آپس میں باتیں کیا کرتے۔ جن سے معلوم ہوتا کہ خدا تعالےٰ ان میں ہے۔ ہر ایک کی مدد فرماتا ہے۔ اور یہ لوگ جب اپنی تکلیف خدا تعالےٰ کے سامنے رکھتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ انہیں نہ صرف تسلی دیتا ہے۔ بلکہ ان کی مدد فرماتا ہے۔ یہ دوست اکثر اپنی خوابیں بیان کرتے۔ اور پھر اس کی تعبیر کرتے میں حیران ہوتا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی کس طرح سنتا ہے۔ میں نے بھی دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ کہ اے خدا میری بھی مدد فرما۔ اور مجھے ان جیسا کر دے۔

## خدائی مدد

انہی ایام میں ایک روز مجھے رائل ایئر فورس کی طرف سے جو کہ انگریزوں کی ہوائی جہازوں کی چھاؤنی تھی۔ اور جس کا میں ٹھیکہ دار تھا۔ ایک نوٹس ملا کہ آپ ایک ماہ کے اندر اندر یہ جگہ خالی کر دیں۔ اور آپ کی جگہ دوسرے ٹھیکہ دار کو دے دی گئی ہے۔ ابا جی فرماتے کہ میں حیران ہوا کہ میں بے قصور ہوں۔ اور یہ نوٹس بغیر کسی وجہ کے مل رہا ہے۔ دوستوں سے اس بات کا ذکر کیا۔ اور نہ صرف خود بلکہ دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہتا رہا۔ لیکن نہ کوئی خواب آئی نہ اشارہ ہوا۔

## آغاز قبولیت دعا

نوٹس ملے ۱۵ یوم گزرے کہ مجھے خواب آیا کہ ایک سیب کا درخت ہے۔ اور اس میں ایک ہی بہت بڑا سیب لگا ہوا ہے۔ لہذا اس سیب کے درخت کی طرف میں اور میرا حریف (جو کہ انگریز افسر تھا جو میری جگہ آنا چاہتا تھا) لپکے مگر میں نے دوڑ کر سیب توڑ لیا۔ اور میرا حریف منہ دیکھتا رہ گیا۔ میں نے دوستوں سے اس خواب کا ذکر کیا۔ تو دوستوں نے تعبیر کی کہ شیخ صاحب آپ کا ٹھیکہ خدا تعالےٰ نے مستقل کر دیا ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت آپ سے یہ ٹھیکہ چھین نہیں سکتی۔ لیکن اس خواب کے بعد ہوا یہ کہ ایک اور نوٹس ملا کہ اب تمہارے صرف ۱۵ دن باقی رہ گئے ہیں۔ لہذا اپنا سامان اٹھا کر دوکان خالی کرنے کا جلد بندوبست کرو۔ میں حیران تھا کہ الٰہی کیا معاملہ ہے۔ دوست احباب یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو کامیابی کی تسلی دی ہے۔ لیکن دوسری طرف انگریز افسر نوٹس پہ نوٹس دے رہے ہیں۔ کہ جگہ خالی کرو۔ میرے لئے ایک عجیب معمہ بن گیا۔ ابھی ۵ دن نوٹس کی تاریخ میں رہتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کی حکمت نے کام شروع کیا

---

## کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## صبر اور استقلال سے دعائیں کرنیوالے یقیناً اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں

"یاد رکھو کوئی شخص اپنی دعا سے فیض حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ پورے صبر اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اور اللہ تعالےٰ پر کبھی اور کسی صورت سے بدظنی اور بدگمانی نہ کرے بلکہ اسے تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ تو وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخے کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ کبھی محروم اور بے نصیب نہیں رہتے بلکہ وہ یقیناً اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے عرصہ تک صبر سے کام لینے کا قانون رکھا ہوا ہے۔ جسے وہ بدلا نہیں کرتا۔ اس لئے جو شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کے لئے خدا تعالےٰ اپنے مقررہ قانون کو تبدیل کر دے وہ اس کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بہت بے صبری سے کام لیتے اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ فوراً ان کے کہتے ہی کام ہو جایا کرے۔ یہ کمزوریٔ ایمان کی علامت ہے۔ بے صبری کرنے سے خدا تعالےٰ کا کچھ نہیں بگڑتا بلکہ انسان اپنا ہی نقصان کر لیتا ہے"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۵)

اور ایک انگریز ماتحت افسر میرے پاس آیا اور اس نے کہا مجھے پی۔آر۔آئی صاحب کا حکم ملا ہے کہ آپ کو ان کے پاس ابھی وقت لے چلوں۔ اباجی فرماتے کہ میں نے پی آر آئی دفتر جو کہ میرے خلاف تھا کی کوٹھی جانے سے معذوری ظاہر کی۔ لیکن ماتحت افسر نہ مانا۔ لہذا میں اس کے ہمراہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کی کوٹھی جس افسر کی طرف سے مجھے نوٹس مل رہے تھے اسے ملنے کے لئے چلا گیا

## عجیب نظارہ

کوٹھی پہنچا تو پی۔آر۔آئی انگریز افسر معہ اپنی اہلیہ کے برآمدہ میں ٹہلتے ملے۔ جوں ہی میں اندر داخل ہوا صاحب کی بیوی نے ایک چیخ زور سے ماری اور کوٹھی کے کمرہ کی طرف بھاگ گئی اور زور سے کہنے لگی کہ یہ ہی وہ شخص ہے۔ یہ ہی وہ شخص ہے۔ شیخ صاحب فرماتے کہ میں سخت گھبرایا کہ الہی ماجرا کیا ہے۔ کہیں ان لوگوں نے مجھے پھنسانے کے لئے کوئی ترکیب تو نہیں کی۔ دوسری طرف انگریز افسر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ میں حیران کھڑا تھا۔ دیکھتے ہیں کہ انگریز افسر نے کہا کہ کیا تم جادوگر ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کیا تم مسمریزم جانتے ہو؟ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ نہ میں جادوگر ہوں نہ میں مسمریزم جانتا ہوں۔ ہم لوگ تو مذہبی لوگ ہیں۔ اور ہمارا خدا ان باتوں سے ہمیں منع فرماتا ہے۔ اور نہ ہی مجھے مسمریزم پر اعتماد یا اعتقاد ہے۔ انگریز افسر نے کہا آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ شیخ صاحب نے کہا میں احمدی مسلمان ہوں۔ خدا تعالیٰ پر ہم لوگ بھروسہ رکھتے ہیں اور بوقت ضرورت اس سے ہی دعا کرتے ہیں اور وہی ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ ہم لوگ تو تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور ہمارے مشن اس غرض کے لئے دنیا کے اکثر حصوں میں موجود ہیں۔ اور اسی طرح انگلستان میں بھی ہمارا مشن ہے۔ آپ یقین جانیں کہ ہمارا مسمریزم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

انگریز افسر نے کہا کیا آپ کے پاس آپ کا کوئی مذہبی لٹریچر انگریزی میں ہے؟

میں نے کہا اگر آپ وقت دیں تو میں حاضر کر سکتا ہوں۔ کہنے لگا اچھا آپ آج شام تک مجھے اپنا مذہبی لٹریچر دے دیں۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ میں اپنی لائبریری میں گیا اور مجھے "ٹیچنگ آف اسلام" کی ایک کاپی مل گئی جو کہ میں نے صاحب کو دیدی اور صاحب نے کہا کہ میں اس کو پڑھوں گا

آپ صبح آ جائیں۔

شیخ صاحب فرماتے کہ میری عجیب کیفیت تھی کہ یا الہی یہ کیا ماجرا ہے۔ اس کی بیوی مجھے دیکھ کر بھاگی کیوں اور یہ کیوں کہتی رہی کہ یہ وہی شخص ہے۔ اور خوف زدہ ہو کر بھاگنے کا سبب کیا ہے۔ میں رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں کرتا رہا۔ اور صبح صاحب کے پاس پھر پہنچا۔ اب صاحب نہایت خوش ہو کر ملا اور ہاتھ ملا کر کہنے لگا۔ شیخ صاحب میں نے جب آپ کو نوٹس دیا تو کیا آپ نے میرے لئے بد دعا کی تھی۔ شیخ صاحب نے کہا بد دعا تو نہیں کی۔ لیکن صاحب بہادر چونکہ آپ نے بلا وجہ تکلیف پہنچائی۔ لہذا میں نے اپنے خدا سے اپنے لئے دعا ضرور کی کہ میں حق پر ہوں۔ اور اب مجھے خواہ مخواہ تنگ کر رہے ہیں۔ لہذا اے خدا تو ہی فیصلہ فرما۔

صاحب نے کہا واقعی میں نے آپ کو بلاوجہ تکلیف دی تھی۔ اور اس کے نتیجہ میں میری بیوی کو تکلیف پہنچی ہے اور آج اسے آرام ہے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ تمہارا ٹھیکہ بحال رہے گا۔ لیکن اب میری بیوی کو خواب میں مت ڈرانا۔ آپ کو اسی لئے بلایا گیا تھا کہ اصل آدمی کا پتہ چلے۔ کیونکہ میری بیوی کہتی تھی کہ پگڑی والا جس کی داڑھی لمبی ہے مجھے خواب میں ڈراتا ہے۔ اور وہ کئی شب بے چین اور خوف زدہ تھی لیکن اب اسے آرام ہے۔

اباجی فرماتے تھے خدا تعالیٰ کی اس حکمت کا حال معلوم کر کے میں نے رقت کے عالم میں وہیں رونا شروع کر دیا۔ اور اپنی دوکان تک روتا چلا گیا۔

جب میں دوکان پر پہنچا تو میرے آنسو جاری تھے۔ ملازم خوف زدہ ہوئے کہ شاید انگریز افسر نے بے عزتی کی ہوگی اور جگہ جلد خالی کرنے کو کہا ہوگا۔ لہذا تمام ملازمین بھی مجھے روتا دیکھ کر رونے لگے۔ لیکن جب میں نے ان کو منع کیا کہ میں تو اس وجہ سے روتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ حقیر بندہ کو نوازا ہے اور عاجز کی دعاؤں کو سنا اور میری تکلیف کو خود بخود رفع کرنے کے سامان مہیا فرما دئے۔ جب یہ بات ملازمین اور دوسرے لوگوں نے سنی تو حیرت کا اظہار کیا۔

شیخ صاحب مرحوم ہمیشہ دوستوں کو جماعتی لڑی میں منسلک رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ مقام انہیں جماعتی نظام کی برکات سے ملا تھا۔ فرمایا کرتے تھے دیکھو مجھے اسلام کا کچھ پتہ نہ تھا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اسے محبت جماعت کے دوستوں سے ملنے اور رابطہ قائم رکھنے سے ہی۔ لہذا جو احمدی ہو کر جماعتی نظام سے الگ رہتا ہے وہ ہمیشہ تشنہ ہی رہے گا

یہ تھا پہلا واقعہ جبکہ احمدیت جماعتی طور پر نظام میں داخل ہونے اور جماعتی نظام کے بجا لانے کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کی مدد کی۔ آپ اس واقعہ کے بعد اکثر دوستے دکھائی دیتے تھے کہ خدا واقعی زندہ خدا ہے اور انسان اگر پکارے تو وہ جواب دیتا ہے۔ یہ بات احمدیت کے نتیجہ میں سب سے عملی طور پر نظارہ کے طور پر آپ نے خود آزمائی۔

ایک واقعہ دوستوں کی دلچسپی اور اس پر عمل کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ شیخ صاحب نہایت ذہین اور نہایت چست اور نہایت دلیر اور ان تھک قسم کے انسان تھے۔ لیکن جہاں جماعتی نظام کا تعلق ہوتا تھا وہاں آپ بے بس اور بے جان ہو جایا کرتے تھے۔

جماعتی نظام کے احترام کے سلسلہ میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

کوئٹہ کی مسجد کی تعمیر جب شروع ہوئی تو امیر جماعت محترم خانصاحب فیض الحق خانصاحب نے اعلان فرمایا کہ تمام دوست تعمیر مسجد کے سلسلہ میں مسجد میں حاضر ہوں تاکہ مسجد کا چھت ڈالا جائے اور وقار عمل تمام دوست خود کریں۔

اباجی وقت مقررہ پر گھر سے تشریف لے گئے۔ لیکن ان کا ایک ہندو دوست جو کہ آریہ تھا اور اسلام پر بہت اعتراض کیا کرتا تھا وہ راستہ میں مل گیا۔ اور اس نے اسلام پر اعتراض کر دیا۔ آپ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے لیکن اسلام پر حملہ آپ کی ضمیر اور آپ کی برداشت سے باہر تھا۔ لہذا آپ نے وہیں جواب دینے شروع کر دیئے اور مسجد پہنچنے میں نصف گھنٹہ لیٹ ہو گئے۔ ابھی آپ مسجد کے قریب ہی تھے کہ مکرم امیر صاحب نے مسجد کی چھت سے زور سے آواز دی کہ شیخ صاحب! آپ ہرگز ٹوکری کو نہ اٹھائیں اور سزا کے طور پر کھڑے رہیں۔ آپ چار گھنٹہ تک کھڑے رہے اور امیر صاحب کی اطاعت میں ایک کلمہ بھی اپنی صفائی میں منہ سے نہ نکالا اور باقی دوست کام میں مصروف رہے۔ خدا تعالیٰ نے مالی لحاظ سے آپ کو مسجد کی تعمیر میں کافی حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ اور ویسے بھی خدا تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی وجاہت آپکو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہوئی تھی۔

لیکن اس وقت نہ تو شیخ صاحب میں وہ دلیری تھی نہ وجاہت ہی بلکہ ایک عاجز اور بے بس انسان کی طرح اطاعت امیر کو پیش نظر رکھ کر خدا تعالیٰ سے معافی مانگ رہے تھے کہ اے خدا تیرے خلیفہ وقت کا نائب مجھ پر ناراض ہے مجھے معاف فرما!۔

یہ واقعہ چونکہ تمام جماعت کے سامنے وقوع میں آیا تھا۔ لہذا یہ بات مجھ تک (شیخ محمد شریف) اور میرے چھوٹے بھائی شیخ محمد اقبال تک بھی پہنچی۔ لہذا ہم دونوں بھائی محترم اباجی کو مجبور کر کے امیر صاحب محترم کے گھر حاضر ہوئے اور اس واقعہ کے متعلق گفتگو شروع کر دی اور کچھ ناراضگی کا اظہار کیا یہ پابندی صرف شیخ صاحب کے لئے کیوں رکھی گئی جبکہ دوسرے دوستوں کو جو ان سے بھی بعد میں آئے کوئی سزا نہیں دی گئی

اباجی سر جھکائے خاموش بیٹھے تھے اور ہم ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے۔ اور قبلہ امیر صاحب خاموش بیٹھے سب کچھ سنتے رہے۔ اور جب ہم خاموش ہو گئے تو قبلہ امیر صاحب نے شیخ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کیا شیخ صاحب کو بھی کوئی صدمہ ہے یا آپ لوگوں کو ہی ہے؟ شیخ صاحب فوراً ہنس پڑے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔ یہ بات دیکھ کر ہم دونوں بھائی بہت شرمندہ ہوئے۔ سب سے زیادہ امیر صاحب کی اطاعت اور غمخواری کرنے والے شیخ صاحب ہی تھے۔

یہ تھی اطاعت امیر جس کا شیخ صاحب نے مثال قائم کر کے نمونہ پیش کر دیا۔

جب ہم شرمندہ ہو کر اٹھنے لگے تو تو امیر صاحب محترم نے ہم دونوں بھائیوں کو صرف اتنا کہا کہ میاں یہ شیخ صاحب ہی تھے جنہوں نے یہ سزا قبول کی اور نمونہ پیش کیا۔ ورنہ شیخ صاحب کے بعد دوست آتے رہے اور میں نے کسی کو یہ سزا نہیں دی۔ کیونکہ وہ اس سزا کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

اللہ اللہ! کس قدر اطاعت کا مادہ قدرت نے آپ کو دیا تھا۔ یہ نڈر اور باہمت انسان سلسلہ کے نظام میں آ کر کیا سے کیا ہو گیا۔ (باقی)

---

## درخواست دعا

میرے تایا جان چوہدری مہر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قیام پور دوکاں۔ ضلع گوجرانوالہ۔ اور بھائی فیض احمد صاحب کریانوالہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد رفیق کریانوالہ)

# مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

## ماہ ستمبر کی رپورٹوں کا خلاصہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کی رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء کا ضروری خلاصہ احباب اور دوسری مجالس کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہے۔ یہ اُن مجالس کی رپورٹوں کا خلاصہ ہے۔ جو بالعموم مرکز کو باقاعدگی سے مقررہ تاریخ کے اندر اندر مطبوعہ فارم پر اطلاع بھجواتی ہیں۔ میں جہاں ان مجالس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے یہ رپورٹیں بھجوا کر اپنی بیداری کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں ان تمام مجالس سے بھی جن کا نام اس فہرست میں نہیں ہے گذارش کروں گا کہ وہ بھی اس طرف توجہ کریں اور مرکز کو اپنی مساعی سے مطلع کیا کریں مجھے یقین ہے کہ خدام الاحمدیہ کی جہاں جہاں بھی شاخیں ہیں وہاں کے احمدی نوجوان اللہ تعالےٰ کے فضل سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور خدمتِ خلق اور تربیت و اصلاح کے لئے بیسیوں کام کرتے ہیں۔ لیکن قابل افسوس امر یہ ہے کہ انہیں اس امر کا ابھی تک احساس نہیں ہو سکا کہ ایسے کاموں سے مرکز کو مطلع کرنا کتنا ضروری ہے۔

جملہ مجالس کے قائدین کا خصوصی فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور دفتری قواعد کے مطابق ہر پچھلے ماہ کی تفصیلی رپورٹ اگلے ماہ کی ۱۵ تاریخ تک مطبوعہ فارم پر بھجوایا کریں۔ جن مجالس میں ایسے فارم موجود نہ ہوں وہ مرکز سے فوری طور پر منگوا سکتے ہیں۔ جو مجالس ان قواعد کو ملحوظ نہیں رکھتیں اور خصوصاً جن کی رپورٹیں ۱۵ تاریخ کے بعد آتی ہیں ان کا خلاصہ بالعموم اشاعت کے لئے نہیں بھجوایا جا سکتا۔ جملہ قائدین اس امر کا بھی خیال رکھیں۔ اور رپورٹ بروقت بھجوانے کی پابندی فرمائیں۔

اس سلسلہ میں میں احباب جماعت سے بھی درخواست کرونگا کہ وہ جملہ خدام اور مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی اپنی مجموعی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ان پر اپنا فضل فرمائے اور انہیں جواں ہمتی اور بیدار مغزی کے ساتھ خلق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کا موقعہ ملے۔ اور اُن کا وجود ملک وملت اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور نفع رساں ہو۔

(قائمقام معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

**پنڈ بیگووال ضلع راولپنڈی** — خدام کی تعداد ۱۵ ہے چار سیلاب زدہ گھرانوں کے لئے جو سیالکوٹ سے آئے تھے ۲½ من گندم مہیا کر کے مدد کی گئی۔ ایک کشمیری خاندان کو جو سات افراد پر مشتمل تھا۔ ایک من گندم دی گئی۔ مقامی مسجد کی تعمیر کے لئے خدام نے پتھر جمع کئے۔ نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی ہے۔

**چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا** — خدام کی تعداد ۲۲ ہے۔ ایک سیم نالہ پر جو کناروں سے باہر نکلنے کے قریب تھا۔ خدام نے بند باندھا۔ جس سے گاؤں تباہی سے بچ گیا ۱۰۰ گز لمبے اور ۴ گز چوڑے راستہ کی مرمت کی گئی۔ مسافروں کو کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحت کے لئے دن رات دعائیں کی جا رہی ہیں۔

**چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودہا** — ایک ٹی بی کے مریض زمیندار کے کھیت کو خدام نے گندم کی بوائی کے لئے تیار کیا۔ مقامی جماعت اپنی مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ جس کا سارا کا سارا کام خدام کے سپرد ہے۔ لائبریری قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چند ایک کتب خریدی جا چکی ہیں۔ مرکز سے لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا گیا۔ تحریک جدید کا چندہ نوے فی صدی وصول ہو چکا ہے۔ تفسیر صغیر کا درس روزانہ ہوتا ہے۔

**کوجر خان ضلع راولپنڈی** — خدام کی کل تعداد ۹ ہے۔ روزانہ چار یا پانچ خدام کو پون میل کے فاصلہ پر لے جا کر قدرتی چشموں سے غسل کرایا جاتا ہے۔ جس کا صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ ایک قدرتی چشمہ کے نمودار ہونے پر اس کے پانی کو محفوظ اور سہل طریق پر استعمال میں لانے کے لئے ایک ٹین کا ٹکڑا لگایا گیا ہے۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے ۵ خدام کو مختلف کام سکھائے جا رہے ہیں خدام اور اطفال کی اخلاقی نگرانی کی جاتی ہے۔ انہیں ننگے سر پھرنے سے منع کیا جاتا اور نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے مجلس اطفال قائم ہے۔ بچوں کی ایک پروگرام کے ماتحت تربیت کی جا رہی ہے۔

**الٰہ آباد ضلع لاڑکانہ** — خدام کی تعداد ۲۰ ہے، دیہاتی مجلس ہے۔ والی بال کبڈی اور دیگر دیسی کھیلیں کھیلی جاتی ہیں غرباء اور مستحقین کی امداد کے لئے ایک خادم کی طرف سے -/۵ روپے ماہوار مدد کی جاتی ہے ایک یونانی حکیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو مریضوں کا علاج کرتا ہے۔ مسافروں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ دو مرتبہ خدام کا جلسہ ہوا۔ جس میں نماز اور دینی کاموں کی تلقین کی گئی۔ تحریک جدید کا چندہ وصول کیا گیا۔ اب کوئی بقایا دار نہیں۔ لائبریری قائم ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۰ کتب جاری کی گئیں۔ روزانہ صبح کے وقت قرآن شریف کا درس دیا جاتا ہے۔ ۱۱ افراد زیر تربیت ہیں۔ ماہ زیر رپورٹ میں تین افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ فالحمد للہ۔ دو مرتبہ وقار عمل منا کر راستہ صاف کیا گیا۔ برسات کا گندہ پانی نکالا گیا۔ خدام پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ حقہ نوشی اور ننگے سر پھرنے سے منع کیا گیا۔

**چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا** — خدام کی تعداد ۱۴ ہے۔ زمیندارہ مجلس ہے۔ حسب توفیق غرباء کی امداد اور مریضوں کی عیادت کی جاتی ہے۔ تین بار وقار عمل منعقد کر کے مسجد کی صفائی کی گئی۔ انفرادی طور پر خدام پیغام حق پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تین تربیتی اجلاس ہوئے۔ جن میں حقہ نوشی سے منع کیا گیا۔ اور نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ روزانہ درس قرآن کریم ہوتا ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی کی کوشش کی جاتی ہے

**گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ** — خدام کی تعداد ۲۸ ہے سست اراکین کو مستعد اور چست کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چار اطفال اور دو خدام ترجمہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی ہے۔ غرباء اور مستحقین کی مدد کی جاتی ہے۔ بیماروں کی عیادت اور تیمارداری کی جاتی ہے۔ اور انہیں دوا لا کر دی جاتی رہی لائبریری قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ابھی مکمل نہیں ہوئی دو بار وقار عمل منایا گیا مسجد کی چھتوں اور دیواروں کی لپائی کی گئی۔ ۷۰ کے قریب افراد زیر تربیت ہیں انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ جلسہ ہوا۔ نئے وعدے حاصل کئے گئے۔ وصولی کی جا رہی ہے۔ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دلائی گئی۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان بچوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

**گوٹھ نتھے خاں ضلع خیرپور** — چھوٹی سی دیہاتی مجلس ہے۔ خدام کی تعداد ۱۴ ہے ورزشی مقابلے کئے گئے۔ جس میں تیراکی۔ رسہ کشی۔ سندھی سٹائل کشتی۔ اور چھلانگیں وغیرہ شامل ہیں سست اراکین کو بیدار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسجد کے سامنے ۱۲ فٹ لمبا چھ فٹ چوڑا حصہ خراب تھا چنانچہ دو گھنٹے کام کر کے اسے ہموار کیا گیا ۲۰ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیس افراد کی شربت سے تواضع کی۔ ایک دیرینہ مریض کے لئے ڈاکٹر بلوا کر علاج کروا دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اسے شفا ہو گئی۔ ایک محتاج کو گندم دی گئی۔ نماز مترجم کی کاپیاں مرکز سے منگوا کر خدام میں تقسیم کی گئیں۔ چار حلقوں میں سے تین میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ دو مرتبہ تربیتی اجلاس ہوئے جن میں مقامی معلم صاحب نے خدام کو مختلف مسائل سمجھائے۔

**جمال پور ضلع نواب شاہ** — خدام کی تعداد ۲۴ ہے اس ماہ دو نئے خدام شامل ہوئے۔ والی بال روزانہ کھیلا جاتا ہے ۸ خدام کو نماز با ترجمہ کا سبق دیا جاتا ہے۔ چار مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ اور انہیں دوا بھی لا کر دی گئی۔ ۲۰ مریضوں میں مفت دوا تقسیم کی گئی۔ مقامی قبرستان نشیبی زمین میں تھا۔ وہاں مٹی ڈال کر اس کی سطح بلند کی گئی۔ دو بار وقار عمل منایا گیا۔ ایک مریض کو چارپائی پر اٹھا کر چار میل دور سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ ہر جمعہ کے دن مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ دو تربیتی اجلاس ہوئے۔ جن میں ننگے سر پھرنے اور حقہ نوشی سے منع کیا گیا۔ چنانچہ ایک خادم نے حقہ نوشی میں کمی کر دی ہے۔ تمام خدام نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ تحریک جدید کا چندہ سو فی صدی وصول ہو چکا ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ (باقی)

### درخواست دُعا

مکرم سید مولوی محمد ہاشم صاحب بخاری جہلم کی لڑکی صادقہ بیگم دماغ کی جھلی میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہے اور سِول ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے (سید محمد ہارون بخاری جہلم)

# مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے اجلاس میں مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کی

## مؤرخہ ۲۳ ستمبر کو جامعہ احمدیہ کی مجلس علمی کے اجلاس میں

مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے ایک پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "اسلام کے متعلق اہل امریکہ کے نظریات" صدارت کے فرائض مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے سرانجام دیئے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں بتایا کہ امریکہ میں اسلام کے متعلق مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ اکثریت ایسے افراد پر مشتمل ہے جن کو اسلام کے متعلق بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ اسلام کے بارے میں انہوں نے کوئی مخصوص نظریہ قائم نہیں کیا۔ امریکہ میں اسلام کے متعلق مخصوص نظریات کے حامل صرف وہی لوگ ہیں جنہوں نے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے

امریکہ مختلف ادوار میں سے گذرا۔ ان ادوار کے ساتھ ساتھ اسلام کے متعلق نظریات میں تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ ابتداء میں امریکہ میں اسلام کے متعلق جو غلط نظریات پھیلے ان کے ذمہ وار یورپین ہیں جو چند سو سال پہلے یورپ سے ہجرت کر کے امریکہ جا کر آباد ہوئے۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر یہ غلط پراپیگنڈا کیا کہ مسلمان بے ایمان ہیں۔ اسلام چنگیز کا مذہب ہے۔ اس مذہب کا ماننا موجب نجات ہے۔ عرصہ دراز تک یہی نظریہ امریکہ میں رائج رہا۔ جنگ عظیم اول کے بعد جب امریکہ نے اسلامی ممالک کے ساتھ سیاسی۔ تجارتی اور معاشرتی تعلقات قائم کئے تو اس وقت سے ان کے نظریات میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ تعلقات کے قائم رکھنے کے لئے اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کی طرف انہوں نے توجہ کی۔ اب اہل امریکہ میں یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ اسلام کی تعلیم فی الاصل دوسرے مذاہب سے مختلف ہے کیونکہ اس کی تعلیم انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے۔

حال ہی میں جو کتب اسلام کے متعلق وہاں شائع ہوئی ہیں ان میں نہایت ہمدردانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اسلام کی طرف اہل امریکہ کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب وہاں کی یونیورسٹیوں میں عربی زبان کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے دو سال قبل پرنسٹن یونیورسٹی میں ایک کلوکیم منعقد ہوا۔ جس میں مسلمان سکالرز کو بھی دعوت دی گئی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کے ذریعے ہی صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم اہل امریکہ کے سامنے پیش ہوئی ہے۔ اسلام کے متعلق غلط نظریات دور کرنے میں جماعت احمدیہ کی مساعی بہت حد تک کامیاب ہو رہی ہے تاہم ابھی اس وسیع ملک میں مبلغین اور لٹریچر کی بہت کمی محسوس ہوتی ہے۔

آپ کی دلچسپ تقریر ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ بعد میں طلباء کو سوالات کرنے کا موقعہ بھی دیا گیا

(سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ)

---

## درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی سابق ہیڈ کاتب الفضل عرصہ تقریباً دو سال سے بعارضہ ریزش۔ زکام۔ کھانسی کے صاحب فراش ہیں۔ دو چند دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد السمیع گجراتی کنری سندھ)

(۲) خاکسار کے دو لڑکے ہیں دونوں ہی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (سید غلام احمد نثار گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

(۳) میری لڑکی عزیزہ سیدہ شاہدہ بانو متعلم جماعت نہم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ اور درد پہلو سخت بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سید احمد علی سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ لائلپور

(۴) خاکسار کی بھابھی صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ دے۔ آمین (نعیم فاروقی لاہور)

---

# جماعت احمدیہ پریم کوٹ اور جماعت احمدیہ ڈاہرانوالی میں کامیاب تبلیغی جلسے

مؤرخہ ۲۰-۲۱ کی درمیانی شب اور مؤرخہ ۲۱-۲۲ کی درمیانی شب پریم کوٹ اور ڈاہرانوالی میں بالترتیب جلسے ہوئے۔ مذکورہ جماعتوں نے سامعین جلسہ کی رہائش اور خوراک کا تسلی بخش انتظام کیا ہوا تھا۔ جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہے۔ سامعین میں جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ پریم کوٹ۔ پیر کوٹ۔ چک چٹھہ ڈاہرانوالی اور مانگٹ اونچے کے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب کی تعداد بھی کافی تھی۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور مکرم و محترم جناب مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تقاریر سے سامعین کو محظوظ کیا جسے لوگوں نے بہت سراہا۔ اور صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے احباب کو منظوم پنجابی کلام سنایا۔ جلسوں کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے اور اختتام دعا پر ہوا۔ مبلغین بیرون ممالک اور مساجد بیرون ممالک اور دیگر تبلیغی فوٹوؤں اور چارٹوں کی نمائش کی گئی۔ جس کا انتظام بندہ نے وقف جدید کے تحت کیا ہوا تھا۔

(سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

---

## کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں کلرکوں کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں وہ اپنی درخواستیں حسب ذیل کوائف کے مطابق ۳۰ ستمبر ۵۹ء تک سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ (ناظر بیت المال) کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان و انٹرویو کے لئے تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں میں سے ہی آدمی رکھے جائیں گے۔

۱۔ عمر:- ۱۸ سال سے ۲۸ سال تک ہو (بمطابق سرٹیفکیٹ یونیورسٹی)

۲۔ قابلیت:- میٹرک یا مولوی فاضل۔

۳۔ تنخواہ:- ۵۰/- روپے ماہوار علاوہ مقررہ گرانی الاؤنس (جو اس وقت ۳۰/- روپے ماہوار ہے۔)

۴۔ استقلال:- امتحانی عرصہ ایک سال گذرنے کے بعد استقلال کی صورت میں گریڈ ۵۰-۲-۸۰ دیا جائے گا۔

۵۔ دیگر کوائف:- (الف) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (ii) ولدیت۔
(ب) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
(ج) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
(د) چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔
(ہ) متفرق قابل ذکر امور۔

۶۔ جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا ان کے لئے بھی درخواست دینا ضروری ہے

سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ (ناظر بیت المال ربوہ)

---

## ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے چوتھا لڑکا مؤرخہ ۱۳/۹/۵۹ کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود سید سردار حسین شاہ صاحب سابق سیکرٹری تعمیرات ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ محمد شفیع ہاشمی بی اے۔ ایل ایل بی۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے تین لڑکوں کے بعد ۱۲/۹/۵۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خان محمد سلیمان خان

اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس ڈاؤ بیس بہاولپور

---

(۵) میرے بچے بشریٰ احمد۔ امۃ الحفیظ۔ امۃ الحی اور خاکسار دو چند دن سے بعارضہ بخار زکام کسی بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (حلیمہ بیگم دار الصدر غربی)

# ٹنڈر نوٹس

جامعہ احمدیہ کی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کاموں کے ٹنڈرز درکار ہیں یہ ٹنڈرز ۳۰/۹/۵۹ بارہ بجے دوپہر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا۔

عمارت ہذا میں سیمنٹ و چونہ کی روڑی ڈالی جائے گی۔ چنائی پختہ اینٹ گارہ و سیمنٹ میں ہوگی۔ سیمنٹ کنکریٹ کا ڈیمپ پروف کورس۔ چھت سیمنٹ کنکریٹ کی سلیب ہوگی۔ جملہ سامان گو و کاب بذمہ ٹھیکیدار ہوگا۔ لیبر ریٹ پر ٹنڈر دیا جائے۔ لکڑی کا کام دیودار اور کیل کی صورت میں انگریزی کام ہوگا۔ دو نو قسم بغیر لکڑی و مع لکڑی کے ریٹ دئیے جائیں گے (سید داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

# نوٹس

مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر ریلوے کے معیاری نمونے (مندرجہ ورکس ہینڈ بک سنہ ۱۹۲۸ء نمبر ۱۰ پبلک مینوفیکچر پیرا نمبر ۶ و ۷) کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان کو ۵ اکتوبر ۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز پونے ایک بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے

| نمبر شمار | سٹیشن جہاں اینٹیں فراہم کرنی ہیں | سب ڈویژن | تعداد کا تخمینہ | زر ضمانت |
|---|---|---|---|---|
| (ا) | مظفر گڑھ | بھکر | ۳۰۰۰۰۰ (تین لاکھ) | ۲۰۰/- روپے |
| (ب) | بھکر | | ۳۰۰۰۰۰ (تین لاکھ) | ۲۰۰/- روپے |

۲ - ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۵ اکتوبر ۵۹ء کے گیارہ بجے صبح تک ایام کار میں سے کسی روز بھی اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے چار روپے فی فارم کے حساب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ فارم کی قیمت واپس نہیں ہو سکے گی۔

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہئیے کہ وہ اس بارہ میں سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت سے متعلق سندات کی کسی گزیٹڈ افسر کی تصدیق شدہ نقول ٹنڈر کے ہمراہ داخل کریں۔ جن ٹنڈروں کے ہمراہ مکمل تفصیلات نہ ہوں گی وہ مسترد کر دئیے جائیں گے۔

تفصیلی شرائط و کوائف درخواست پیش کر کے زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان

# اعانت الفضل

(۱) مکرم شیخ فضل رؤف صاحب تاجر اوکاڑہ نے اپنے لڑکے عزیزم ضیا رؤف کی منگنی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس خوشی کو بابرکت کرے

(۲) مکرم کیپٹن عابدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کی لڑکی عزیزہ سماۃ خورشید بشریٰ نے امسال ایم اے (جغرافیہ) کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں دوم آئی ہیں۔ اس خوشی میں کیپٹن صاحب نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

(۳) مکرم نائب سیکرٹری صاحب مال حلقہ سول لائنز لاہور نے مکرمی مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی ریٹائرڈ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اس رقم کے عوض میں دو مستحق احباب کے نام الفضل کا خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

# الاٹمنٹ آرڈر نہ رکھنے والے ۱۵ اکتوبر سے پہلے درخواستیں پیش کر دیں

## چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی ہدایت، قانون معاوضہ میں ترامیم کی وضاحت

لاہور ۲۶ ستمبر: چیف سیٹلمنٹ کمشنر سید ہاشم رضا نے کل شام ایک نشری تقریر میں معاوضہ اور آبادکاری کے قانون میں ترمیم کی وضاحت کرتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ جن لوگوں کی درخواستیں صرف اس لئے مسترد کی گئی تھیں کہ ان کے پاس ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء سے پہلے کا الاٹمنٹ آرڈر موجود نہ تھا وہ اب اپنے حلقہ کے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو پندرہ اکتوبر سے پہلے درخواستیں دے دیں

سید ہاشم رضا نے اپنی نشری تقریر میں کہا اب تک مکانوں اور دکانوں کی منتقلی کے لئے دو مرحلوں سے گزرنا پڑتا تھا ایک قبضہ اور دوسرے الاٹمنٹ آرڈر جو ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو یا اس سے قبل جاری کیا گیا ہو۔ الاٹمنٹ آرڈر کتنے کم لوگوں کے پاس ہیں اس بات کا پتہ اس وقت چلا جب سب فارم داخل ہو گئے کسی شہر میں صرف ایک تہائی یا ایک چوتھائی مکانوں اور دکانوں کے الاٹمنٹ آرڈر پیش کئے گئے۔ بہت سے صاحبان نے یہ عذر پیش کیا کہ ہم برسوں سے ان مکانوں میں مقیم ہیں اور کرایہ ادا کر رہے ہیں ہمارے قبضہ پر کسی کا اعتراض نہیں ہے۔ ہم نے گذشتہ کئی سال الاٹمنٹ کے لئے متعدد درخواستیں دیں۔ لیکن ہماری وجہ ... پیدا ثابت ہوئی۔ اور ہمیں باوجود کوشش کے الاٹمنٹ آرڈر دستیاب نہ ہوا۔ ایسے حضرات کی شکایت حق بجانب تھی۔ لہٰذا ایک ترمیم کے ذریعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء سے قبل کے الاٹمنٹ آرڈر کی شرط اڑا دی گئی۔ جن حضرات کی درخواستیں صرف اس لئے مسترد کی گئی تھیں کہ ان کے پاس ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء سے پہلے کا الاٹمنٹ آرڈر نہ تھا وہ اپنے حلقہ کے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کو ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک درخواستیں دیں۔ کیونکہ اب وہ اس کے مستحق قرار دیئے گئے ہیں اور ان کی درخواستوں پر نئے قانون کے مطابق غور کیا جائے گا۔

سید ہاشم رضا نے کہا میں نے تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ہدایت کر دی ہے کہ متروکہ جائیدادوں کو قابل عمل اور منصفانہ بنیادوں پر منتقل کیا جائے ان ہدایات کی رو سے ایسے مکانات جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک یونٹ کی حیثیت رکھتے تھے اور جن کی مزید تقسیم ناقابل عمل ہے قانون معاوضہ کی دفعات کی رو سے درخواست گزاروں کو بعینہٖ منتقل کر دیئے جائیں گے۔ اس ترمیم کا اثر یہ ہوگا کہ ایسے مکانات جن کی تقسیم نامناسب تھی ایک ہی شخص کو ملیں گے۔ اور اس طریقہ سے وہ ناخوشگوار حالات جن کا قابضین کو خدشہ تھا اب پیدا نہ ہو سکیں گے۔

### کرایہ

آپ نے کہا "کرائے کے شیڈول نمبر ۲ سے متعلق ایک نئی ترمیم کی رو سے دعویداروں کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ اپنے شیڈول نمبر ۵ کی رقم کو شیڈول نمبر ۱ نمبر ۲ نمبر ۳ کی رقم میں ملا سکیں گے۔ اور اس طرح ان کی التوا شدہ رقم میں شیڈول نمبر ۵ کے ۴۰ فیصد کا اضافہ ہو سکے گا۔ اور دعویداروں کو متروکہ جائیداد کی قیمت ادا کرنے میں اور آسانی ہو جائے گی۔ ایک اور ترمیم کی رو سے دعویداروں کے ورثا کو بھی حقوق دیئے گئے ہیں۔ اب وہ بھی اپنے مقبوضہ مکانات اور دکانوں کو دعویدار کی حیثیت سے منتقل کرا سکتے ہیں ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کو ان کے علیحدہ طور پر معاوضہ کے حق سے محروم کر دیا جائے۔ جبکہ بارہ سال کے عرصہ میں ان کی خاندانی ضروریات بڑھ چکی ہیں لاتعداد کیس ایسے بھی تھے کہ دعویداروں کے ورثا ایک سے زیادہ جائیداد پر قابض تھے لیکن اس وقت کے ضوابط کے مطابق ان سب کو دعویدار مہاجر ہونے کی حیثیت سے منتقلی کا مفاد نہ مل سکتا تھا۔ اب ایسے تمام ورثا اپنے مشترکہ دعووں میں اپنے حصہ کو علیحدہ استعمال کر سکتے ہیں اور قسط وار ادائیگی کر کے اپنی مقبوضہ متروکہ جائیداد کو منتقل کرا سکتے ہیں۔

سید ہاشم رضا نے کہا کہ نیلام میں اکثر حضرات بولی دیتے وقت اپنے مالی حالات کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور صنعتی ادارے ایسے ہاتھوں میں بھی چلے جاتے کا خوف تھا جن کے پاس ان کو چلانے کے لئے نہ روپیہ تھا اور نہ تجربہ، یہ صورت حال ملک کے لئے تشویشناک تھی کیونکہ اگر کارخانے ایسے ہاتھوں میں پہنچ جاتے۔ تو ملک کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا۔ اور صنعت کے برباد ہو جانے کا خدشہ تھا۔ اس کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کارخانے ایسے لوگوں کو نیلام میں دیئے جائیں۔ جو ان کو چلانے کی صلاحیت اور ضروری سرمایہ رکھتے ہوں۔ نئی ترمیم کی رو سے نیلام کے خریداروں کو اگر انہوں نے التوا شدہ رقوم سے زیادہ کی بولی دی ہو تو بقایا روپیہ یکمشت ادا کرنا ہوگا۔

آپ نے کہا ہماری صنعتی پالیسی میں کچھ اور تبدیلیاں بھی ہوئی ہیں۔ جن کی بنا پر رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریوں کے مابین امتیاز ختم کر دیا گیا ہے۔ ان تمام صنعتی اداروں کا تصفیہ جن کا الاٹمنٹ آرڈر صنعتی بحالیاتی بورڈ نے جاری کیا ہے بذریعہ نیلام کیا جائے گا۔ البتہ وہ الاٹی دعویدار جو ہندوستان میں صنعتی ادارے چھوڑ کر آئے ہیں۔ یا جن کا صنعتی کلیم ایک لاکھ یا اس سے زائد رقم کے لئے تصدیق ہو چکا ہے۔ اپنے مقبوضہ صنعتی اداروں کو بازار کی قیمت پر منتقل کرانے کے حقدار ہوں گے۔ وہ تمام صنعتی ادارے جن کی الاٹمنٹ صنعتی بحالیاتی بورڈ کے بجائے کسی ڈپٹی ری ہیبلی ٹیشن کمشنر یا دیگر حاکم مجاز نے کی ہو۔ ہر اس الاٹی کو منتقل کر دیئے جائیں گے جو ان پر قابض ہو — خواہ وہ مقامی ہو یا مہاجر۔

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

# یکم اکتوبر سے مرکزی سکرٹریٹ میں سیکشن آفیسرز سکیم نافذ کرنے کا فیصلہ

## سپرنٹنڈنٹوں، اسسٹنٹوں اور متعدد کلرکوں کی اسامیاں ختم ہو جائیں گی

کراچی ۲۸ ستمبر مرکزی حکومت نے یکم اکتوبر سے مرکزی سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسرز سکیم نافذ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سکیم کے مطابق نوٹنگ اور ڈرافٹنگ کا کام سیکشن افسر کریں گے جس وجہ سے سپرنٹنڈنٹوں اسسٹنٹوں اور متعدد کلرکوں کی اسامیاں ختم ہو جائیں گی

عام حالات میں سیکشن آفیسرز کا تقرر مقابلے کے امتحان کے بعد عمل میں لایا جائے گا۔ مگر سپرنٹنڈنٹوں اور اسسٹنٹوں کی بڑی تعداد کے بیکار ہو جانے کے خیال کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بشرط امکان اچھی شہرت اور اہلیت رکھنے والے سپرنٹنڈنٹوں اور اسسٹنٹوں کو ترقی دے کر سیکشن آفیسرز مقرر کر دیا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ تخفیف کی زد میں آنے والوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جو سرکاری ملازم اس سکیم کے نفاذ کی وجہ سے بیکار ہو جائیں گے۔ انہیں دوسرے کاموں پر لگانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ البتہ جن لوگوں کی کہیں بھی گنجائش نہیں نکلے گی ان کے لئے خاص رعائتیں دی جائیں گی۔

انہیں ان کی باقی ماندہ چھٹی لینے کی اجازت دیدی جائے گی۔ انہیں کنبے سمیت گھر تک جانے کا کرایہ اور سفر خرچ دیا جائے گا۔ جو ملازم پنشن کے حقدار ہوں گے انہیں پنشن دی جائے گی۔ باقی ماندہ کو ان کی ملازمت کے مطابق گریجوٹی دی جائے گی۔

### وزیر اعظم برما اور صدر ناصر کی ملاقات

قاہرہ ۲۸ ستمبر کل جنرل نی ون وزیر اعظم برما نے دو گھنٹے تک صدر ناصر سے بات چیت کی۔

## جاپان میں ہلاکت خیز طوفان

(بقیہ صفحہ اول)

خراب ہو گیا ہے کہ جنگ کے بعد اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ جاپان کے مغربی ساحل کے قریب سیاحوں کا ایک جہاز طوفان میں پھنس گیا تھا۔ لیکن اس کا کوئی مسافر ہلاک نہیں ہوا۔

کھلے سمندروں میں سفر کرنے والے سات جہازوں کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ زیادہ تر تباہی جاپان کے مرکزی علاقوں پر نازل ہوئی ہے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا ہے متاثرہ اضلاع میں طوفان زدہ لوگوں کو نجات دلانے کے لئے نجات دلانے والی پارٹیاں تشکیل کی جا چکی ہیں۔

اسی طرح دریائی بندوں اور پشتوں کو مستحکم کیا جا رہا ہے تاکہ دریاؤں کی طغیانی کو بے قابو نہ ہونے دیا جائے۔ سرگیفو نامی ایک شہر میں لکڑی کی ایک بہت بڑی عمارت گر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پورا سی اشخاص ملبے میں دب گئے صرف اسی شہر میں ہزاروں اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں۔ کیونکہ طوفان کی وجہ سے پانچ ہزار سے زائد گھر پیوند زمین ہو گئے ہیں۔ پانچ مرکزی صوبے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ گیفو میں ابھی تک ملبہ اٹھایا جا رہا ہے تاکہ دبے ہوئے ہوئے بے شمار نعشوں کو نکالا جا سکے طوفان کی وجہ سے سارے جاپان کا ریلوے نظام مفلوج ہو گیا ہے بہت سے پل بہہ گئے ہیں اور متعدد مقامات میں ریلوے لائن بالکل بہہ گئی ہے۔ ٹوکیو تک طوفان کا اثر پہنچ گیا ہے۔ لیکن دارالحکومت تک پہنچتے پہنچتے اس کی رفتار ہلکی ہو چکی تھی۔ چونکہ طوفان شمال مشرق کی طرف جا رہا ہے۔ لہذا خیال ہے کہ ہانشو اور ہکائیدو نامی جزیرے بھی اس سے متاثر ہوں گے۔

## مولانا عبدالمجید صاحب سالک کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

ہفت روزہ "تہذیب نسواں" کی ادارت سنبھال لی ۱۹۱۹ء کے اوائل میں آپ روزنامہ "زمیندار" کے عملہ ادارت میں شامل ہو گئے اور قریباً "نو سال تک اسی ادارہ میں کام کرتے رہے۔ یہاں مولانا غلام رسول مہر بھی آپ کے شریک کار رہے۔ ۱۹۲۸ء میں ان دونوں نے ادارہ زمیندار کو چھوڑ دیا اور "انقلاب" کے نام سے ایک علیحدہ اخبار شروع کر لیا۔ جو نومبر ۱۹۴۹ء تک جاری رہا۔ اور اس کے بعد مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہو گیا۔

مولانا عبدالمجید سالک ۱۹۵۰ء میں مرکزی محکمہ اطلاعات سے منسلک ہو گئے آپ وہاں قریباً "تین سال تک کام کرتے رہے اور سبکدوش ہونے کے بعد واپس لاہور آ گئے یہاں آ کر انہوں نے اپنے تصنیف و تالیف کے شوق کو جاری رکھا اور "ہندوستان میں اسلامی تمدن" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس پر یونیسکو نے آپ کو چار سو اسی ڈالر کی رقم بطور انعام دی تھی آپ نے متعدد کتابیں تصنیف کیں جو بے حد مقبول ہوئیں۔ موجودہ حکومت نے بھی آپ کی علمی و ادبی خدمات کا اعتراف کیا اور اس سلسلہ میں انہیں حال ہی میں پانچ سو روپے ماہوار کا وظیفہ دیا گیا تھا جو آپ کو اب تک ملتا رہا ہے۔

سالک صاحب مرحوم ایک صاحب طرز ادیب نامور صحافی اور بلند پایہ مصنف ہونے کے علاوہ بہت مرنجاں و مرنج اور صلح کل انسان تھے اور حق بات کو بیان کرنے میں بہت بیباک واقع ہوئے تھے ہمدردی خلائق کا جذبہ بھی آپ میں غایت درجہ تھا۔ نیز فطرۃً بذلہ سنج اور ظریف الطبع واقع ہوئے تھے جب گویا ہوتے تو باغ و بہار کھلا دیتے تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے آپ ہر حلقے اور ہر طبقہ میں بہت ہر دلعزیز تھے اور بلا امتیاز سب لوگ ہی آپ کو احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات کو ایک قومی نقصان قرار دیتے ہوئے آپ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور آپ کے افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو آمین۔

## آئزن ہاور خروشیف ملاقات

واشنگٹن ۲۰ ستمبر کل صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشیف نے اپنی بات چیت کو آخری شکل دینے کے لئے بارہ گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا۔ انہوں نے عام طور پر برلن جرمنی اور تخفیف اسلحہ کے بارے میں گفت و شنید کی۔ آج صبح عازم ماسکو ہو رہے ہیں۔ قبل مسٹر ہرٹر وزیر خارجہ امریکہ اور مسٹر گرومیکو وزیر خارجہ روس نے بھی دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔